81146 ـ بیوی بچوں کو گھر میں قیام اللیل کی نماز سری آواز میں پڑھا دی

سوال

میرا ارادہ تھا کہ لیلۃ القدر مسجد میں عبادت کر کے بسر کروں گا، لیکن ایسا نہ کر سکا تو میں نے اپنے گھر میں ہی بیوی بچوں کو نماز تراویح پڑھا دی، کیا میری یہ نماز صحیح ہے یا نہیں ؟
اور دوسرا سوال یہ ہے کہ ہم نے بارہ رکعات ادا کیں جس کی امامت میں نے خود کی اور بلند آواز سے قرآت نہیں کی کیا یہ صحیح ہے، برائے مہربانی مجھے معلومات فراہم کریں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

نماز تراویح گھر میں ادا کرنا جائز ہے اس میں کوئی حرج نہیں، لیکن نماز تراویح باجماعت مسجد میں ادا کرنا افضل ہیں.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

کیا ماہ رمضان میں تروایح مسجد میں جا کر ادا کی جائیں یا کہ گھر میں ہی ادا کر لوں، میں امامت تو نہیں کرواتا لیکن مقتدی بن کر تروایح ادا کرتا ہوں، اور قرآن مجید پڑھنا پسند ہے سننے سے میرا پڑھنا افضل ہے، اگر میں گھر میں نماز ادا کروں تو کیا اس میں کوئی گناہ ہے یعنی نماز تراویح گھرمیں ادا کرنا گناہ تو نہیں ؟

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا:

" نماز تراویح گھر میں ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ یہ نفلی نماز ہے، لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے طریقہ پرعمل کرتے ہوئے مسجد میں باجماعت تراویح ادا کرنا افضل ہے.

اور اس لیے بھی کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو کچھ راتیں رات کے آخری حصہ تك نماز تروایح پڑھائیں تو کچھ صحابہ کرام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا:

اگر آپ ہمیں رات کا باقی حصہ میں نماز پڑھاتے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس شخص نے بھی امام کے جانے تك امام کے ساتھ قیام کیا تو اللہ سبحانہ و تعالی اس کے لیے پوری رات کا قیام لکھتا ہے "

اسے امام احمد (5 / 159) اور اصحاب سنن نےابو ذر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے اور یہ حدیث حسن ہے " انتہی

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (7 / 201 ـ 202).

دوم:

نماز تراویح میں اصل تو یہی ہے کہ اس میں قرآت جہری کی جاتی ہے،کیونکہ صحابہ کرام سے یہی ثابت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کےدورمیں ابی بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ وغیرہ لوگوں کو تراپح پڑھاتے اور اس میں لمبی قرآت کیا کرتے تھے.

لیکن جہری نمازوں میں جہری قرآت کرنا اور سری میں سری قرآت کرنا امام کے لیے مندوب ہے واجب نہیں، جیسا کہ جمہور اہل علم مالکی اور شافعی اور حنابلہ کے ہاں معروف ہے "

الموسوعۃ الفقہیۃ میں درج ہے:

" جمہور فقھاء کرام کے ہاں جہری نمازوں میں جہری اورسری نمازوں میں سری قرآت کرنا سنت ہے، لیکن احناف کے ہاں یہ جہری میں جہری قرآت کرنا اور سری میں سری قرآت واجب ہے " انتہی

دیکھیں: الموسوعۃ الفقہیۃ (16 / 188).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" جہری نمازوں میں جہری قرآت کرنا واجب نہیں بلکہ افضل ہے، اس لیے اگر کوئی شخص جہری نماز میں سری طور پرقرآت کرتا ہے تو اس کی نماز باطل نہیں ہوگی؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

" جو شخص سورۃ الفاتحہ نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں ہوتی "

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نےاسے جہری یا سری کے ساتھ مقید نہیں فرمایا، اس لیے جب کوئی انسان واجب کردہ قرآس سری یا جہری طور پر کرے تو اس نے واجب ادا کر لیا لیکن افضل یہی ہے کہ جن نمازوں میں جہری قرآت کرنا مسنون ہے ان میں جہری قرآت کی جائے.

مثلا مغرب اور عشاء کی پہلی دو رکعتوں اور فجر اور نماز جمعہ اور نماز عید اور نماز استسقاء اور نماز تراویح وغیرہ جو جہری قرآت میں معروف ہیں جہری قرآت کرنا مسنون اور افضل ہے.

اور اگر کوئی شخص عمدا جہری نماز کی امامت میں جہری قرآت نہیں کرتا تو اس کی نماز صحیح تو ہے لیکن ناقص ہوگی، لیکن اگر کوئی منفرد شخص یعنی اکیلا شخص جہری نماز ادا کرے تو اسے جہری یا سری قرآت کرنے کا اختیار ہے.

اس سلسلہ میں دیکھا جائیگا کہ اس کو چست کرنے میں اور اس کے لیے خشوع و خضوع کس میں ہے تو وہ اسی کو ادا کریگا " انتہی

دیکھیں: فتاوی نور علی الدرب (نماز) (218).

اور مستقل فتاوی کمیٹی کے فتاوی جات میں درج ہے:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ فجر کی دونوں رکعتوں اور نماز مغرب اور عشاء کی پہلی دو رکعتوں میں جہری قرآت کیا کرتے تھے، اس لیے جہری قرآت کرنا سنت ٹھری، اور امت کے حق میں مشروع یہی ہے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء کریں.

اس لیے کہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

یقینا تمہارے لیے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں بہترین نمونہ ہے، اس کے لیے جو اللہ اور یوم آخرت کی امید رکھتا اور اللہ کو کثرت سے یاد کرتا ہے الاحزاب (21).

اور اس لیے بھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" نماز اس طرح ادا کرو جس طرح تم نے مجھے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے "

اور اگر کوئی شخص جہری نماز میں جہری قرآت نہیں کرتا تو اس نے سنت ترك کی لیکن اس سے اس کی نماز باطل نہیں ہوگی " انتہی

دیکھیں: فتاوی اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (6 / 392).

خلاصہ یہ ہوا کہ: آپ کی نماز صحیح ہے اور آپ پر کچھ لازم نہیں.

واللہ اعلم .